الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name	:	**Muhammad Arshad**	Serial No	:	**15901**
Address	:		Date	:	**7/4/2012**
Subject	:	**TALAQ**	Contact No	:	
Writer	:	سیف اللہ	Email	:	

MODE: **Regular**

Zaid apni bivi ko ais kay waldeen ke ghar jany se yeh keh ker rokata hai " ager tu apnay mekay gai tu tujay 3 talqeen".ais ka baad biwi mekay nhi gai lakin ab woh ais ko ajazat deena chahata hai ka wo jay ais ki koi surat hai?

زید نے اپنی بیوی کو یہ کہکر اسکے والدین کے گھر جانے سے روکتا ہے کہ "اگر تو اپنے میکے گئی تو تجھے تین طلاقیں" اسکے بیوی میکے نہیں گئی لیکن اب وہ اجازت دینا چاہتا ہے کہ وہ جائے۔ کیا اسکیلئے کوئی راستہ ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

سائل کی بیوی اگر اس تعلیق طلاق کے بعد اپنی ماں کے گھر جائے گی تو اس سے اس پر تینوں طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ ثابت ہو جائے گی جس کے بعد نہ تو رجوع ہو سکتا ہے اور نہ بغیر حلالہ شرعیہ کے دوبارہ باہم عقد نکاح ہو سکتا ہے اس لئے سائل کی بیوی کو ماں کے گھر جانے سے احتراز کرنا چاہئے۔ اور اگر سائل یہ چاہتا ہو کہ میری بیوی بھی ماں کے گھر جائے اور طلاق ثلاثہ کے وقوع سے بھی بچ جائے تو اس کیلئے یہ تدبیر اختیار کی جا سکتی ہے کہ سائل اپنی بیوی کو ایک طلاق بائن دے کر اپنے سے الگ کر دے اور اسکی عدت ختم ہونے تک ماں کے گھر ہرگز نہ جائے۔ پھر جب بیوی کی عدت ختم ہو جائے تو ماں کے گھر چلی جائے۔ اس وقت چونکہ اس کی بیوی اسکے نکاح میں نہیں ہوگی اسلئے اب اسکے اپنی ماں کے گھر جانے کی وجہ سے اسپر کوئی طلاق نہ ہوگی اور اس کی قسم بھی پوری ہو جائے گی اور پھر اس کے بعد گواہوں کی موجودگی میں نئے حق مہر کے تقرر کے ساتھ دوبارہ باہم عقد نکاح کر لیں۔ اسکے بعد سائل کی بیوی ہر اپنی ماں کے گھر آنے جانے سے مزید طلاق واقع نہ ہوگی۔ تاہم یہ ملحوظ رہے کہ شخص مذکور کو آئندہ کیلئے صرف دو طلاقیں دینے کا اختیار رہے گا اس لئے آئندہ کیلئے طلاق کے معاملے میں احتیاط کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

وفی الہندیۃ: وإذا اضافہ إلی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل أن یقول لامرأتہ ان تزوجتک فأنت طالق أو کل إمرأۃ أتزوجہا فہی طالق اھ (ج ۱ ص ۴۳۰)۔

وفی الدر: فحیلۃ من علق الثلاث بدخول الدار أن یطلقہا واحدۃ ثم بعد العدۃ تدخلہا فتنحل الیمین فینکحہا اھ (ج ۳ ص ۳۵۵) -

وفی الہدایۃ: وإذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث

(جاری ہے)

فله أن يتزوجها في العدة وبعد انقضائها اھ (۲/۳۹۹) واللہ اعلم

سیف اللہ عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی ۱۶
۸ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۹ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
بندہ سیف اللہ جمیل
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۹ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

دار الافتاء
۱۵۹۰۱
۱۲/۹/۳۳
جامعہ بنوریہ العالمیہ کراچی

الرئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

6/8/2012